

سرزمین ابراہیم پور ضلع اعظم گڑھ سے شائع ہونے والا پہلا
دینی، علمی، ادبی و اصلاحی رسالہ

افکار دوماہی

شمارہ (۵)

جلد (۱)

صفر، ربیع الاول ۱۴۲۵ھ ————— ستمبر، اکتوبر ۲۰۲۳ء

مدیر

حبیب الرحمن الاعظمی ابراہیم پوری

فاضل دارالعلوم دیوبند

مجلس انتظامیہ

مجلس ادارت

- مولانا مفتی محمد صادق صاحب قاسمی مبارک پوری
- مولانا مفتی شاکر عمیر صاحب معروفی قاسمی مظاہری
- مولانا مفتی وصی الرحمن صاحب قاسمی محمد آبادی
- مولانا مفتی لطیف الرحمن صاحب قاسمی جہانگنجی
- مولانا عبد العظیم صاحب قاسمی اعظمی
- مولانا شاہ عالم صاحب قاسمی ولید پوری
- ماسٹر قاری شمس الاسلام صاحب اعظمی
- قاری عبد الرحمن صاحب اعظمی
- جناب فیصل نعیم صاحب اعظمی
- مولانا نور الاسلام صاحب اعظمی
- قاری حنظلہ توحید صاحب اعظمی
- حافظ محمد اسحاق صاحب اعظمی

زیر اہتمام

انجمن اصلاح معاشرہ، ابراہیم پور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

دوماہی ”افکار“ ابراہیم پور

شمارہ (۵)

ستمبر، اکتوبر ۲۰۲۳ء

جلد (۱)

زرتعاون: فی شماره =/25 سالانہ عمومی =/150 خصوصی =/500 اعزازی =/1000

آئینہ افکار

۳	مولانا محفوظ الرحمن صاحب کربئی قاسمی	۱	دعاۃ کلمات
۴	مولانا مفتی محمد صادق صاحب قاسمی مبارکپوری	۲	تشبیہی کلمات
۵	مدیر کے قلم سے	۳	آئینہ گفتار (اداریہ)
۶	علامہ سیفی الاعظمی	۴	نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۷	حبیب الرحمن الاعظمی ابراہیم پوری	۵	اصلاح معاشرہ کی ضرورت
۸	مولانا ارشد جمال عمار قاسمی کوپانگنچی	۶	فتنہ ارتداد اور اسلام
۱۲	مولانا انصار احمد صاحب قاسمی معروفی	۷	موٹا پاپا
۲۰	عزیزہ صبغہ سعاد الاعظمی	۸	بچوں کے لیے اچھی باتیں
۲۱	قارئین افکار	۹	افکار کی ڈاک

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

رسالہ کے مستقل خریدار بننے کے لیے مدیر کے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں:

Mb- 8090707844

شائع کردہ

انجمن اصلاح معاشرہ، ابراہیم پور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

دعاۓ کلمات

از: مولانا محفوظ الرحمن صاحب کربئی قاسمی ابراہیم پوری دامت برکاتہم

الحمد للہ دوماہی رسالہ ”افکار“ کے پہلے شمارے سے چوتھے شمارے تک کا مطالعہ کر چکا ہوں، ماشاء اللہ بہت اچھے اچھے مضامین مندرج ہوئے ہیں، اس طریقے سے دین حنیف کی تبلیغ کا جو کام میرے بھانجے عزیز حبیب الرحمن سلمہ کر رہے ہیں، اس سے دلی مسرت حاصل ہوئی، کیوں کہ میں اپنے والد ماجد اور اپنی بہن کے خوابوں کو پورا ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ تمام ذمہ داروں کو اور ہر طرح کے دینی کام کرنے والوں کو توفیق دیں کہ تنقید سے ہٹ کر تعمیر پر نظر رکھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اپنے کاموں اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی پر ہمیشہ نظر رکھیں۔

اللہ تعالیٰ آں عزیز کو بھی ہر طرح کے شرور و فتن سے محفوظ فرما کر اخلاص کے ساتھ دین حنیف کی خوب خوب خدمت کرنے کا موقع نصیب فرمائیں۔ والسلام

بندہ محفوظ الرحمن کربئی کان اللہ ولوالدیہ
کارخ فقیری محلہ دکن ابراہیم پور ضلع اعظم گڑھ

تشجیعی کلمات

از: مولانا مفتی محمد صادق صاحب قاسمی مبارک پوری زید مجددہ

”دوماہی افکار“ سرزمین ابراہیم پور ضلع اعظم گڑھ سے نکلنے والا اصلاحی، دعوتی، ادبی، دینی اور معلوماتی رسالہ ہے۔

ظاہری، باطنی خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ ہے۔ عمدہ مضامین، منفرد طرز نگارش، دل چسپ اُسلوب، اختصار و اطناب، مختلف النوع مضامین، خصوصاً نوجوان اصحابِ فکر و نظر، علماء و مدرسین کی تحریرات میں ممتاز زمانہ بافیض رسالہ ہے۔

آج دوپہر میں شوال و ذوقعدہ ۱۴۴۴ھ پر مشتمل تیسرا شمارہ نظر نواز ہوا، مطالعہ سے خوشی و مسرت محسوس ہوئی، مضامین نگار اور اصحابِ ادارت خصوصاً حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی شیخ الحدیث جامعہ عربیہ احیاء العلوم (نسواں) مبارک پور کے لیے دل سے دعائیں نکلیں۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے ذریعہ مسلسل فیض پہنچائے اور اسے قائم و دائم رکھے، اور محترم مدیر کو مزید توفیق دے اور ان کی شخصیت سے امت کو علمی فیض پہنچائے۔

محمد صادق مبارک پوری

صدر المدرسین جامعہ نور الاسلام ولید پور ضلع منو

و صدر جمعیتہ علماء ضلع اعظم گڑھ

۳۰ شوال المکرم ۱۴۴۴ھ

آئینہ گفتار

مدیر کے قلم سے

نوجوان کسی بھی قوم کا مستقبل ہوا کرتے ہیں، اگر ان کی بہتر تعلیم و تربیت کے ساتھ صحیح رہنمائی کی جائے تو وہ ملک و ملت کا قیمتی اثاثہ اور قابل فخر سرمایہ ہیں، جن کے ہاتھوں میں کل ملک و ملت کی باگ ڈور ہوگی۔

لیکن خدانخواستہ اگر یہی نوجوان صحیح تعلیم و تربیت نہ ہونے اور اپنے بڑوں کی جانب سے درست سمت میں رہبری نہ کیے جانے کی وجہ سے فکری و عملی بے راہ روی کا شکار ہو گیا اور اپنے قیمتی اوقات کو لایعنی امور میں ضائع کرنے لگا تو پھر یہی نوجوان خود اپنے لیے بھی اور اپنے گھر خاندان کے لیے بھی باعثِ عار بن سکتا ہے اور پھر ایسے نوجوان سے قوم و ملت کو جھلا کیا امیدیں وابستہ ہو سکتی ہیں۔

آج ضرورت ہے کہ امت کے دردمند افراد اپنے اپنے حلقہ اثر میں نئی نسل کی منظم طور پر دینی و فکری اصلاح و تربیت کے ساتھ ان کی قائدانہ فکری و عملی صلاحیتوں کو بیدار کریں، اسلاف کی بے لوث قربانیوں سے ان کو واقف کرائیں، تاریخ کے صفحات پر مسلم نوجوانوں کی انقلابی داستانیں آج بھی موجود ہیں، ان کے نقوشِ پاک کی روشنی میں ہم اپنی منزل کا تعین کریں اور اسلام کی عظمت و سر بلندی کی خاطر جینے اور مرنے کا عزم کر لیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ”اہل ایمان“ کو زیر نہیں کر سکتی، وانتہہ الاعلون ان کنتہم مؤمنین (اور تم ہی سر بلند رہو گے اگر تم ایمان والے ہو)

جوانو! یہ صدائیں آرہی ہیں آبشاروں سے

چٹانیں چور ہو جائیں جو ہو عزمِ سفر پیدا

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از: علامہ سیقی الاعظمیؒ

مدینے کے عوض مولد بنا مکہ محمد کا	کہ صدیوں سے رہا ہے منتظر کعبہ محمد کا
بجا یہ بھی کہ کعبہ ہی رہا قبلہ محمد کا	مگر کعبے کا قبلہ بن گیا روضہ محمد کا
شفق زاروں نے بھی دیکھا بہت رستہ محمد کا	ہجوم نور کا محور تھا سیارہ محمد کا
فرازِ عرش اعظم اور آشفته محمد کا	شبِ اسریٰ اسے ہونا تھا آسودہ محمد کا
بظاہر مطلعِ انوار ہے چہرہ محمد کا	بہ باطن بھی نہیں اللہ سے پردہ محمد کا
بنا جب ریشک دار السلطنت طیبہ محمد کا	ہوا صد فخر دارالامن ہر کوچہ محمد کا
تھا جمہوری نظام ایسا ہی شائستہ محمد کا	رواں کون و مکاں میں ہو گیا سکہ محمد کا
ہے پہلا درسِ آزادی عطا کردہ محمد کا	ہے زیرِ بارِ احسان ایک اک ذرہ محمد کا
خدا کا حکم بن جاتا ہے فرمودہ محمد کا	کہ ہے بعدِ خدا ہی اولیں رتبہ محمد کا
مسلمان کے لئے اک درس ہے اسوہ محمد کا	کلام اللہ ہے واللہ آئینہ محمد کا
قدم بوسِ تشکر ہوگا ہر بندہ، محمد کا	ملے گا حشر کی گرمی میں جب سایہ محمد کا
مہِ خورشید و انجم کی چمک، پھولوں کی خوشبو میں	حرارتِ زندگی کی صرف ہے صدقہ محمد کا
قلم خود مسکرا کر رکھ دیا صنایعِ فطرت نے	خوشی سے جھوم اٹھا کھینچ کر نقشہ محمد کا
ابوسفیان و ہندہ پر بھی رحمت ہوگئی یکساں	مکمل ہو گیا مکے پہ جب قبضہ محمد کا
مثال اس کی کبھی تاریخ نے دی ہے نہ اب دے گی	رہا ہے اور رہے گا منفرد شیوہ محمد کا
ذرا شعب ابی طالب کو، طائف کی طرف دیکھو	مسلمانو! ہمارے سر پہ ہے قرضہ محمد کا
حنین و بدر و خندق اور اُحد کی داستاں پڑھیے	ہے ایثار و عمل میں بیکراں جذبہ محمد کا
یہ فیضانِ خصوصی ہے ہوئی تقسیم امت جب	ہمارے نام پر آکر گرا قرعہ محمد کا
علی کو اہل بیتِ مصطفیٰ کہیے، مگر سنیے	ابوبکر و عمر، عثمان سے ہے رشتہ محمد کا

خداوند اتر پ سیقی کی محضی تو نہیں تجھ سے

کرم فرما، دکھا دے شہرِ قدسیہ محمد کا

اصلاح معاشرہ کی ضرورت و اہمیت

حبیب الرحمن الاعظمی ابراہیم پوری

عصر حاضر میں مسلمانوں کی روز بروز دین سے بڑھتی ہوئی دوری، احکام الہیہ سے غفلت، شعائر اسلام سے لاپرواہی اور فرائض و حقوق سے بے اعتنائی، نیز چھوٹے بڑے طرح طرح کے گناہوں میں انہماک اور نوجوان نسل کا بہت تیزی سے مغربی اثرات کو قبول کرنا، اور برائیوں میں شب و روز محو و مست رہنا، نیز عورتوں اور نوجوان لڑکیوں میں بے پردگی اور بے حیائی کا سیلاب، فیشن کے نام پر عریانی سے باہر وغیرہ، پورے مسلم معاشرے میں یہ اور اس طرح کی بہت ساری خرافات اور برائیاں عام ہیں اور پورے مسلم معاشرے کو تباہ و برباد کر رہی ہیں۔

گناہوں کی کثرت نے مسلم معاشرے کو اندر سے بالکل کھوکھلا کر دیا ہے اور بہت سے لوگ دینی تعلیم سے ناواقفیت کی بنا پر کلمہ، نماز اور قرآن و سنت سے محروم ہیں اور بس نام کے مسلمان باقی رہ گئے ہیں، حتیٰ کہ بہت سے گھرانے اور افراد ایسے بھی ہیں، جن کو نہ کلمہ صحیح ڈھنگ سے آتا ہے اور نہ کلمہ کا معنی اور مطلب پتہ ہے، وہ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے بھی ناواقف ہیں۔

ادھر دوسری جدید کی نئی نئی ایجادات نے نوجوان نسل کو دین اور قرآن سے مزید دور کر کے ان کو ہلاکت کی انتہا تک پہنچا دیا ہے اور نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنے شب و روز گناہوں، عیاشیوں اور اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانیوں میں بسر کر رہے ہیں، اور گھر کے بڑے بزرگ ماں باپ اپنے بچوں کی اسلامی تعلیم و تربیت سے ایسے غافل ہیں کہ انھیں ہوش ہی نہیں کہ ہماری اولاد دن کے اجالوں اور رات کی تاریکیوں میں کیا کچھ کر رہی ہے...!؟

صورتِ حال مجموعی طور پر انتہائی خطرناک ہے اور اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والے اعمال دن رات بڑھتے جا رہے ہیں، ایسے حالات میں اگر اہل ایمان، جن کو اللہ نے

دینی بصیرت سے نوازا ہے اور جو قوم و ملت کے ہمدرد کہے جاتے ہیں، اگر یہ لوگ اپنی دینی و ملی بیداری کا ثبوت پیش کرتے ہوئے میدانِ عمل میں سرگرم نہیں ہوئے، تو مستقبل مزید تاریک ہو سکتا ہے، اور معاشرہ میں گناہوں اور برائیوں کے وہ طوفان اٹھیں گے، جن کا روک پانا ہمارے لیے انتہائی مشکل ہوگا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا. (القرآن)

اے ایمان والوں اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔



فتنہ ارتداد اور اسلام سے بغاوت

از: مولانا ارشد جمال عمار قاسمی کوپانج ضلع منو

آج کل جو ارتداد کا فتنہ پھیلا ہوا ہے اور مسلم بچیاں غیر مسلموں سے شادی کر کے اسلام کا دامن چھوڑ رہی ہیں، اس پر کنٹرول کرنے کے لیے سب سے پہلے خود کو مضبوط کرنا پڑے گا، اور اپنے اندر سے احساسِ کمتری اور مایوسی کو ختم کرنا ہوگا، اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ اس کو ایک دو دن میں کنٹرول کر لیں گے تو یہ آپ کی خام خیالی ہے، کیوں کہ یہ طوفان ایک دو دن کا نتیجہ نہیں ہے، اس پر سالوں محنت کی گئی ہے، جس کے بعد آج ایسے نتائج سامنے آرہے ہیں، اس لیے اس فتنے کو روکنے اور اس پر قابو پانے کے لیے اس سے زیادہ محنت کرنی پڑے گی جتنی انھوں نے اس کو لانے میں محنت کی ہے۔

اسلام سے بغاوت انسان عموماً دو وجہ سے کرتا ہے، یا تو مال و دولت کی ہوس اور دنیا کی رنگینی اس کو اندھا کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے وہ دائرۃ اسلام سے نکل جاتا ہے، یا ایمان کی کمزوری کی وجہ سے باغی ہوتا ہے، اور یہ کمزوری اس وجہ سے ہے کہ وہ اسلام کو پڑھ کر

مسلمان نہیں ہوا ہوتا ہے، بلکہ باپ دادا کے مسلمان ہونے کی وجہ سے وہ اسلام کو مانتا ہے، اور اس کو اپنا مذہب سمجھتا ہے، اس لیے اس کے نزدیک اسلام بس ایک وراثت میں ملی ہوئی معمولی سی چیز ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ایک نو مسلم کا ایمان اس سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے جو مسلم گھرانے میں پیدا ہوتا ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ جو دوسرے مذہبی خاندان میں پیدا ہوتا ہے وہ سب سے پہلے اپنی مذہبی کتاب اور اپنے عقیدے کو پڑھتا ہے، پھر دوسرے مذاہب کو پڑھتا اور پرکھتا ہے، ان تمام مراحل کے بعد جب اس کا دل پکار اٹھتا ہے کہ واقعی مذہب اسلام حق ہے تب وہ اسلام قبول کرتا ہے۔

لیکن جو بندہ اسلامی گھرانے میں پیدا ہونے کے بعد اسلام کا مطالعہ کرتا ہے، اپنے عقیدے کو پڑھتا ہے تو اس کا ایمان بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے، پھر اس کو نہ تو کوئی فتنہ شک میں ڈال پاتا ہے اور نہ ہی کوئی طوفان اس کے ایمان کو متزلزل کر پاتا ہے، اس لیے اس فتنے کو روکنے کے لیے سب سے پہلے اسلام کو پڑھنا اور سمجھنا پڑے گا، تب کہیں جا کر اس کی حقانیت دل میں پیوست ہوگی اور ایمان میں پختگی آئے گی۔

آج ایک بات مسلسل کہی جا رہی ہے کہ عورتیں نسلوں کو سنوارتی ہیں، اس لیے ان کا پڑھنا اور ان کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے، یقیناً عورتیں نسلوں کو سنوارتی ہیں، اور تعلیم و تربیت میں مردوں سے زیادہ رول ادا کرتی ہیں، لیکن نسلوں کو سنوارنے کے لیے تو پہلے خود کو سنورا اور سنبھلا ہوا ہونا ضروری ہے، ورنہ اس کا نقصان بھی نسلوں کو بھگتنا پڑے گا، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

اللہ سے کرے دور تو تعلیم بھی فتنہ

املاک بھی اولاد بھی جاگیر بھی فتنہ

ناحق کے لیے اٹھے تو شمشیر بھی فتنہ

شمشیر ہی کیا نعرۂ تکبیر بھی فتنہ

ایک بات یاد رکھیں کہ اگر وہ نہ پڑھ سکیں یا اعلیٰ تعلیم نہ حاصل کر سکیں تو اس کی وجہ

سے کم از کم وہ خود تو تباہ بالکل بھی نہیں ہوں گی اور نہ ہی ان کی نسلیں برباد ہوں گی، لیکن اگر وہ نام نہاد تعلیم کے نام پر اسلام سے متنفر ہو گئیں اور اسلام سے بغاوت کر گئیں تو اس کا سب سے پہلا نقصان تو خود اس کی ذات کا ہوگا کہ اس کی آخرت اور عاقبت بگڑ جائے گی، اور دوسرا نقصان یہ ہوگا کہ اس سے کفر کا ایک لامتناہی سلسلہ چل پڑے گا۔

کیوں کہ جب وہ اس فتنے میں آ کر ایک غیر مسلم سے شادی کریں گی تو لامحالہ وہ ان کے مذہب کو قبول کریں گی، پھر اس سے پیدا ہونے والی ساری اولاد پھر اس کی اولاد کی اولاد ایسے ہی نسلًا بعد نسل سب کی سب کافر ہی پیدا ہوگی، اور اس کا سارا وبال اسی کے سر جائے گا، اور کفر کا سبب بننے کی وجہ سے ہر کافر پیدا ہونے والی اولاد کے گناہ کا ایک حصہ اس عورت پر جائے گا جو نسلوں کو سنوارنے کے لیے تو نکلی تھی لیکن خود راستے سے بھٹک گئی، جیسے قیامت تک قتل ہونے والے ہر شخص کے گناہ کا ایک حصہ آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کے سر قیامت تک جاتا رہے گا، کیوں کہ سب سے پہلا قتل اسی نے کیا اور وہی قتل کی شروعات کا سبب بنا۔

آپ اس بات سے یہ نہ سمجھیے کہ ان کو اب تعلیم ہی سے روک دیا جائے، یہ مطلب ہرگز نہیں، بلکہ تعلیم کے نام پر اس نظریے کے تحت جو آزادی دی گئی اس پر متنبہ کرنا مقصود ہے، کیوں کہ مضبوط ایمان کے ساتھ آدمی کہیں بھی جاتا ہے تو وہ کسی فتنے کے سبب نہ تو شک و شبہ میں مبتلا ہوتا ہے اور نہ ہی دنیا کی رنگینیوں اور مال و دولت کی لالچ میں آ کر بہکتا اور بھٹکتا ہے، اس لیے سب سے پہلے اس فتنے سے نمٹنے کے لیے اپنے ایمان کو مضبوط کرنا پڑے گا، اور ایمان اسلامی لٹریچر کو پڑھنے، دین کو سیکھنے اور سمجھنے سے مضبوط ہوگا، پھر جب دینی علوم سے آراستہ و پیراستہ ہو جائیں اور دل میں ایمان کی حقانیت بیٹھ جائے تو احتیاط کے ساتھ عصری علوم بھی حاصل کریں، جس میدان میں چاہیں جائیں، پھر لاکھ آندھیاں اور طوفان آئیں گے لیکن آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گے، اور اگر پہلے ہی سے اسکول و کالج میں زیر تعلیم ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ اسلام کو پڑھنا اور دین کو سیکھنا شروع کر دینا چاہیے، اس کے لیے بہت سی ہندی اردو اور روسی کتاہیں موجود ہیں، جو باسانی نیٹ پر بھی دستیاب

ہیں اور قریبی کتب خانوں پر بھی مل سکتی ہیں۔

یہ ہر ایک کی ذمہ داری ہے کہ اس فتنے پر دھیان دے، اور اپنے تئیں اس کی روک تھام کے لیے ہر ممکن کوشش کرے، اگر ساتھ میں پڑھنے والی لڑکی غیروں سے تعلق قائم کئے ہوئے ہے تو اس کو سمجھائیں، اس پر نگاہ رکھیں، اگر نہیں سنتی اور سمجھتی تو کسی ایسے کو اس کے ساتھ لگائیں جو اسلامی تعلیمات کو سلیقے سے بتا اور سمجھا سکے، لیکن ان سب کے باوجود بھی اگر کنٹرول نہیں ہو رہا ہے تو ان کے گھر والوں کو خبر کر دیں کہ آپ کی بہن اور بیٹی فتنے میں پڑ چکی ہے، اور وہ سازش کا حصہ بن رہی ہے، لہذا آپ اس پر دھیان دیں، بظاہر آپ کو لگے گا کہ اس کے بھائی اور والد ناراض ہو رہے ہیں لیکن اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ اس پر نظر رکھنا شروع کر دیں گے، اور جتنی محنت اس کو بچانے کے لیے وہ خود کریں گے اتنی ہم اور آپ نہیں کر سکتے، ہماری غیرت کے بھلے ہی جنازے نکل گئے ہوں لیکن ابھی دل سے آخرت کی فکر اور اللہ کا خوف نہیں نکلا ہے، کم از کم اتنا ہے کہ ہم اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بہن بیٹیوں کے ایمان کا سودا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔

اور یہ سازش اتنے منظم طریقے سے کی جا رہی ہے کہ اس میں گرفتار ہونے والے کو اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ میں اس سازش کا حصہ بن چکا ہوں، اور ایک فتنے میں مبتلا ہو چکا ہوں، کیوں کہ ان کو ایسی ٹریننگ دی گئی ہے کہ وہ پھنساتے وقت انتہائی بھولے اور معصوم بنے ہوتے ہیں جیسے انہیں دنیا کا پتا ہی نہ ہو، اور ایسے حسین اخلاق کو پیش کرتے ہیں کہ لگے گا وہ خود ہی اسلام قبول کر لیں گے، بسا اوقات ہمدردی اور محبت کا جال بھی پھینکتے ہیں، ایسا بھی ہوتا ہے کہ غیر مسلم لڑکیوں کی ذہن سازی کر کے اور انہیں بتا سمجھا کر مسلم لڑکیوں کے پاس بھیجتے ہیں اور ان کے ذریعے سے بہلاتے پھسلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں اور بیٹیوں کی حفاظت فرمائے اور ان کے اور ہمارے ایمان کو محفوظ رکھے۔ آمین

موٹاپا

از: مولانا انصار احمد صاحب معروفی قاسمی
استاذ مدرسہ چشمہ فیض اداری ضلع منو

موٹاپا ایک بیماری ہے جس میں بدن کے نمایاں حصوں پر فاضل چربی چڑھ جاتی ہے، بدن بھاری بھرم ہونے کے ساتھ پیٹ باہر نکل جاتا ہے اور توند بھر کر پیٹ کی چربی لٹکانے لگتی ہے، جس سے انسان ناموزوں اور بھرا لگنے لگتا ہے، صحت و تندرستی یہ ہے کہ انسان ہلکا پھلکا اور چست و توانا ہو، بھرے بھرے بازو اور اعضائے ربیہ پر کشش ہوں، انہضامی عمل درست ہو، اسے اٹھنے بیٹھنے نیز چلنے پھرنے میں تکلیف نہ ہوتی ہو، پیدل چلنے میں ہانپ نہ جاتا ہو، اور جوڑوں کے درد سے پریشان نہ ہو جاتا ہو۔

آج کے دور میں موٹاپا ایک عام بیماری ہو گئی ہے، جس کا مشاہدہ زیادہ تر شہروں میں ہوتا ہے، لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ دیہات کے لوگ اس مرض سے پاک ہوں، مگر دیہات کے لوگ چونکہ زیادہ تر محنتی اور بھاگ دوڑ کرنے والے ہوتے ہیں اس لیے وہ مٹاپے سے کم متاثر ہوتے ہیں، جب کہ بعض لوگ زیادہ کھانے، پرعیش زندگی، کسل مندی اور ورزش نہ کرنے سے مٹاپے کا شکار ہو جاتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے میں احتیاط رکھنے اور راہ اعتدال پر چلنے کی ہدایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ **كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا**۔ یعنی کھانے پینے میں اسراف سے بچو اور اعتدال کا راستہ اختیار کرو۔

حدیث شریف میں بھی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی برتن بھرنے کے اعتبار سے اتنا برائے نہیں ہے جتنا پیٹ کا بھرنا، انسان کی زندگی کے لیے اتنا کھانا کافی ہے کہ وہ چند لقمے کھالے جس سے کمر سیدھی رہ سکے، اور اگر لامحالہ کوئی کھانے پر تل جائے تو وہ ایسا کرے کہ پیٹ کے تین حصے کرتے ہوئے ایک ٹلٹ کھانے کے لیے، ایک ٹلٹ پانی

کے لیے اور تہائی سانس کے لیے چھوڑ دے۔

نبی کریم ﷺ ابھرے ہوئے پیٹ اور توند والے شخص کو پسند نہیں کرتے تھے، کیوں کہ وہ کھانے پینے میں حد اعتدال سے آگے بڑھنے والا ہوتا تھا، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی ایک شخص کو دیکھا تو اس کے توند میں انگلی دھنساتے ہوئے کہا کہ اگر یہ چیز دوسری جگہ ہوتی تو تمہارے حق میں بہتر ہوتا۔ (ترغیب و ترہیب)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اصل مرض پیٹ کا بھر لینا ہے، یعنی کھانے پر کھاتے جانا، علمائے تغذیہ اور اصحاب طب بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ بیماری دراصل پیٹ بھر جانے کی صورت میں پختی ہے اور مختلف انداز میں نمودار ہوتی ہے، گزشتہ آیت اور حدیث کو طہی ماہرین نے نصف طب کے طور پر تسلیم کیا ہے، ابن ماسویہ طبیب کو جب اس آیت اور حدیث کا علم ہوا اس نے برملا اظہار کیا کہ اگر لوگ ان پر عمل کر لیں تو بہت سے امراض سے محفوظ ہو سکتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بسا خوری سے پرہیز کرو، کیوں کہ شکم پُری جسم کے نظام کو خراب کرنے والی اور بیماری پیدا کرنے والی ہے، نماز میں سستی لانے والی ہے، اعتدال کی راہ اپناؤ کیوں کہ وہ جسم کے لیے مفید ہے اور اس میں فضول خرچیوں سے بھی نجات ہے، رسول اللہ ﷺ کا پیٹ سینہ سے نکلا ہوا نہیں تھا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابتدا میں بہت ہلکی پھلکی تھیں، ان کی والدہ کو ان کے دبلے پتلے ہونے کا اتنا احساس ہوا کہ انھوں نے ان کی رخصتی سے قبل کچھ غذائیں تجویز کیں تاکہ بدن بھرا بھرا لگے۔

(شادی کے وقت) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت دہلی تھیں، ان کی والدہ نے بہت جتن کیے کہ ذرا موٹی ہو جائیں، اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوئی تو انھوں نے تازہ کھجور اور کلثمی کھلانا شروع کی جس سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جسم بھر گیا۔

(ابوداؤد، رقم ۳۹۰۳، احمد، رقم ۲۳۲۳)

جب آپ کی عمر میں کچھ اضافہ ہوا تو بدن بھی کچھ بھاری ہو گیا، چنانچہ حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک بار دوڑ کے مقابلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی تھیں، پھر عمر میں اضافے کے باعث بدن کچھ بھاری ہو گیا تو دوسری بار کے مقابلے میں وہ پیچھے رہ گئیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث منقول ہے جسے ”حدیث ضعیف“ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلی بدعت کھانے کے بارے میں یہ پیدا ہوئی کہ لوگ زیادہ کھانے لگے جس سے بدن بھاری ہونے لگا، اس حدیث کو امام ابن ابی الدین رحمہ اللہ نے اپنی ”کتاب الجوع“ میں ذکر کیا ہے، ذیل میں اس حدیث کا ترجمہ اور مفہوم ذکر کیا جاتا ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس امت میں سب سے پہلی جو مصیبت (بری عادت) آئی ہے، وہ شکم سیری (پیٹ بھر کر کھانا کھانا) کی مصیبت ہے، کیوں کہ جب لوگوں کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں، تو ان کے جسم موٹے ہو جاتے ہیں، پھر ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں اور ان کی خواہشات نفسانی بے قابو ہو جاتی ہیں۔

(یعنی پھر گناہوں کے دروازے کھل جاتے ہیں، جب کہ اس کے برعکس جب پیٹ خالی ہوں، تو نفسانی خواہشات قابو میں ہوتی ہیں اور گناہ کم ہوتے ہیں)۔ (الجوع لابن ابی الدین: حدیث نمبر: ۲۲)

حدیث کا حکم: حافظ منذری رحمہ اللہ نے ”الترغیب والترہیب“ میں اس حدیث کے ”ضعیف“ ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

احادیث مبارکہ کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی ہے کہ بعد کے زمانے میں بسیار خوری عام ہوگی اور لوگوں کے بدن بھاری بھر کم ہو جائیں گے۔

مسلم شریف کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں بھیجا گیا ہوں، پھر جوان سے قریب ہو، اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا جس میں ایسے لوگ ہوں گے جو موٹاپے اور بسیار خوری کو پسند کریں گے۔

موٹاپا دو طرح کا ہوتا ہے، اختیاری اور غیر اختیاری، اول الذکر مذموم ہے اور دوسرا غیر مذموم، مذموم وہ ہے جس میں انسان ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسی چیزیں کھائے جس سے فربہی حاصل ہو، لیکن وہ موٹاپا جو غیر اختیاری ہو وہ مذموم نہیں ہے، اس کی حیثیت ایسی ہے جیسے کسی کا لمبا اور پستہ قد یا دبلا پتلا ہونا، گورا یا کالا ہونا، البتہ احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ بعد کے زمانے میں بسیار خوری عام ہوگی، اور مرغن و لذیذ غذاؤں کی لوگ تلاش میں رہیں گے، آخرت سے بے فکری اور منتعم اشیاء کے حصول اور نفس و شہوات کے غلام بن کر آرام پسند ہو جائیں گے جس سے ان کا بدن بھاری ہو جائے گا، اور موٹاپا لوگوں میں پھیل جائے گا۔

لیکن وہ موٹاپا جو عمر کے اضافے اور موروثی طور پر ہو، وہ برا نہیں ہے۔

خود نبی کریم ﷺ نے ابن ماجہ کی ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ میں عمر دراز ہو گیا ہوں، یعنی اٹھنے بیٹھنے میں کچھ تاخیر ہو سکتی ہے، اس لیے جب میں رکوع میں جاؤں تب رکوع کرو، جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں تب تم لوگ سر اٹھاؤ، جب میں سجدہ میں جاؤں تب تم سجدہ کرو، میں کسی کو اپنے سے پہلے رکوع اور سجدے میں جاتا ہوا نہ دیکھوں، بعض حضرات نے حدیث کے لفظ ”قد بدنت“ کا معنی یہ کیا ہے کہ میں اب عمر دراز اور پر گوشت ہو گیا ہوں، محدثین نے لکھا ہے کہ دونوں معنی صحیح ہیں، جیسا کہ ام قیس بنت محسن کی روایت سے ثابت ہوتا ہے، البتہ آپ ﷺ کے بدن کا بھاری ہونا معمولی تھا، ایسا نہیں تھا جس پر انگلی اٹھائی جاسکے۔

قد بدنت فإذا ركعت فاركعوا، وإذا رفعت فارفعوا، أحدهما: بدنت بتشديد الدال، ومعناه كبر السن، والآخر: بدنت مضبوطة الدال غير مشدودة، ومعناه: زيادة الجسم واحتمال اللحم“ انتہی۔

وكلا المعنيين قد حصل للرسول ﷺ، فقد روى أبو داود (۹۴۲) عن ام قيس بنت محسن، (أن رسول الله ﷺ لم يأسن وحمل اللحم، اتخذ عمودا في مصلاة يعتمد عليه) ومثل هذا أيضاً ثبت في صحيح مسلم (۱۲۳۳) عن عائشة رضي الله عنها أنها كانت تصف صلاة الرسول ﷺ بالليل فقالت: فلما أسن

رسول اللہ ﷺ واخذہ اللحم۔۔۔ الخ الحدیث)

فہذا البدانة التي حصلت للرسول ﷺ كانت شيئاً يسيراً ولم تكن بدانة مفرطة، وكانت بحکم تقدم سنہ ﷺ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اگرچہ موٹاپے کو علاماتِ قیامت میں شمار کیا گیا ہے، مگر قیامت کی علامتوں سے کچھ محمود بھی ہیں مگر زیادہ تر مذموم ہیں، مثلاً ایک نشانی قیامت کی یہ بھی آئی ہے کہ قسطنطنیہ اور بیت المقدس فتح ہوگا، حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی موٹے آدمی میں خیر نہیں دیکھا سوائے امام محمد بن الحسن کے، جو موٹے ہونے کے باوجود فطین و ذہین تھے، موٹاپا قربِ قیامت میں اس طرح پھیلے گا جو دو صحابہ کرام میں نہیں پایا گیا۔

فمنها الشیخ الحمود ومنها الشیخ المذموم، ومن اللطائف أن الإمام الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ یقول: ”ما رأیت فی سمین خیراً قط إلا فی محمد بن الحسن“، فقد كان محمد بن الحسن سمیناً وكان فطناً، فالسمن یظهر فی آخر الزماں علی حال لم یکن معروفاً فی زمن أصحاب رسول اللہ ﷺ، واللہ اعلم۔

آج کے دور میں موٹاپے کی وجہ اور اس کے علاج کے سلسلے میں ڈاکٹر عطیہ وقار لکھتی ہیں کہ:

موٹاپا انسانی جسم کی ایک طبعی حالت ہے جس میں جسم پر چربی چڑھ جاتی ہے، وزن زیادہ ہو جاتا ہے اور توند نکل آتی ہے، ماہرین آج تک اس سوال کا تسلی بخش جواب نہیں دے سکے کہ بعض انسان کیوں موٹے ہوتے ہیں؟ انسان کے موٹے ہونے یا ان کے وزن بڑھنے کے حوالے سے کئی تحقیقات کی جا چکی ہیں، ہر بار کوئی نہ کوئی نیا سبب سامنے آتا ہے، زیادہ تر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ انسان کا طرزِ زندگی، کھانے پینے کا شوق، ہر وقت بیٹھے رہنے، سوتے رہنے اور ورزش نہ کرنے کی وجہ سے وزن بڑھتا ہے اور وہ موٹاپے کا شکار ہو جاتا ہے، تاہم یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ دنیا میں بعض افراد ایسے بھی ہیں جو ہر طرح کی غذائیں بھی کھاتے ہیں، زیادہ وقت بیٹھے رہنے سمیت کوئی ایکسرسائز بھی نہیں کرتے لیکن پھر بھی وہ موٹاپے کا

شکار نہیں ہوتے۔

موٹاپا کی وجہ سے یقیناً کئی طرح کے مسائل درپیش آتے ہیں، ترقی پذیر ممالک سمیت ترقی یافتہ ممالک میں لوگوں کے مرنے کا ایک سبب موٹاپا بھی ہے، ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں ۷۰ فی صد افراد موٹاپا یا اضافی وزن کا شکار ہیں، ایسے افراد موٹاپا یا اپنا وزن کم کرنے کے لیے جہاں زیادہ وقت بھوکے رہنے کو ترجیح دیتے ہیں وہیں وہ مختلف ایکسرسائز بھی کرتے رہتے ہیں، یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض افراد غذا کم کھانے اور ایکسرسائز کرنے کے باوجود موٹاپے کا شکار ہوتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اور انسان موٹا کیسے اور کن چیزوں سے ہوتا ہے؟ ہر انسان کا جسم مختلف ہوتا ہے، ہر کسی کے جسم میں غذا نیت کو جذب کرنے اور غذا کو مکمل جسم میں تقسیم کرنے کی اہلیت بھی منفرد ہوتی ہے، ہم سب ہی یہ بات جانتے ہیں کہ وزن کیسے بڑھتا ہے، جب ہم جتنی کیلوریز ہمیں چاہئیں اس سے زیادہ کیلوریز کھانے لگتے ہیں تو وزن بڑھنے لگتا ہے لیکن ہم ضرورت سے زیادہ کھانا کیوں شروع کر دیتے ہیں؟ کیوں کہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اچانک چاکلیٹ یا ایک جلیسی بہت زیادہ کیلوریز والی چیزیں کھانے کی شدید طلب محسوس ہوتی ہے۔

حالاں کہ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر بعد ہمیں پچھتاوا ہوگا، موٹاپا ہمیشہ زیادہ کھانے کے نتیجے کے عمل میں آتا ہے، (اگر کوئی بیماری نہ ہو۔) جو کھانا ہم کھاتے ہیں اگر اس کی توانائی کی مقدار روزانہ استعمال ہونے والی توانائی سے زیادہ ہو تو یہ فالتو مقدار ہمارے جسم میں چکنائی کی شکل میں جمع ہوتی رہتی ہے اور وزن میں اضافے کا باعث بنتی ہے، اس لیے اگر اس کے ساتھ ساتھ مناسب ورزش کر لی جائے تو بہتر ہے۔

ماہرین کو اس بات کے شواہد بھی ملے ہیں کہ ذہنی دباؤ موٹاپے کی ایک اہم وجہ ہوتا ہے، زیادہ ذہنی دباؤ کی حالت میں ہماری نیند خراب ہوتی ہے اس وجہ سے ہمیں زیادہ بھوک لگتی ہے اور کچھ کھا کر ہی آرام ملتا ہے اور خون میں شوگر کی مقدار بھی متاثر ہوتی ہے۔

ابھری ہوئی توند والا انسان مصحکہ خیز لگتا ہے، نکلے ہوئے پیٹ اور بھاری بھر کم بدن کی وجہ سے اسے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، موٹاپا خود ایک بیماری ہے اور اس بیماری سے بھی بہت سے امراض لاحق ہوتے رہتے ہیں، جس کے علاج کے لیے لوگ اکثر سرگرداں نظر آتے ہیں۔

ایسی ناگفتہ بہ صورت حال میں بھاری بھر کم بدن کا بوجھ ٹانگوں اور جوڑوں پر پڑنے کے باعث انسان طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، دوسری جانب ایسے لوگوں کو دیکھ کر بچے ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور بڑی عمر والے حضرات ایسے موٹاپے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور اسے رحم کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

بعض موٹے لوگوں کی توند اتنی باہر نکل جاتی ہے کہ وہ اپنے پیٹ کو میز کے طور پر لکھنے پڑھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، ایسے لوگ جب کسی کمرے میں داخل ہوتے ہیں تو سب سے پہلے ان کا پیٹ داخل ہوتا ہے، ایسے لوگوں پر مزاحیہ شعراء نے کتنی بھپتیاں کسی ہیں اور ان کے موٹاپے کا ذکر کیا ہے۔

مشہور مزاحیہ شاعر مسٹر دہلوی نے ایک جگہ اس کا عجیب و غریب نقشہ کھینچا ہے۔ ”موٹاپا“ نظم مقبول عام شاعر نظیر اکبر آبادی کی مشہور نظم ”عالم پیری“ کی پیروڈی ہے، نظیر نے عالم پیری میں بڑھاپے اور اس میں پیش آنے والی مجبوریوں کا تذکرہ دلچسپ پیرائے میں پیش کیا ہے۔

مسٹر دہلوی نے اسی نظم کی پیروڈی ”موٹاپا“ کے عنوان سے کی ہے، ظاہر ہے کہ موضوع یکسر تبدیل ہو گیا ہے، مسٹر دہلوی نے ہر ہر بند میں موٹاپے کی مصحکہ خیزی اور فرہ آدمی کی کسمپرسی کی داستان مزاحیہ انداز میں بیان کی ہے، کلام نظیر سے استفادے کی یہ دلچسپ اور عمدہ مثال ہے۔ دو بند۔

موٹوں کے لبوں پر ہے صداوائے مٹاپا

اس فکر میں مرتے ہیں کہ گھٹ جائے مٹاپا

جاتا نہیں اک بار جو آجائے مٹاپا
 اور جائے تو موٹے کو بھی لے جائے مٹاپا
 ہر شخص کو ہوتا ہے برا ہائے مٹاپا
 دشمن کو بھی اللہ نہ دکھلائے مٹاپا
 پتلون نہیں توند پہ ٹکنے کو ہی تیار
 ہر گام پہ کہتی ہے کہ ہشیار، خبردار
 اس سمت سے ٹانگوں کی مسلسل ہے یہ تکرار
 ہم مقبرہ بردوش کہاں تک رہیں سرکار
 ہر شخص کو ہوتا ہے برا ہائے مٹاپا
 دشمن کو بھی اللہ نہ دکھلائے مٹاپا
 اس کے علاوہ دوسرے شعراء نے بھی موٹاپے کا ذکر شوخی و ظرافت کے ساتھ کیا ہے،
 اسماعیل اعجاز خیال نے بھی ایک مزاحیہ غزل میں اس کو خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا ہے۔

دور ہوگا اب موٹاپا وزن کروانے کے بعد
 جیہیں خالی ہم کریں گے آپ کے آنے کے بعد
 کھائیے اتنا ہی جتنی ہو ضرورت آپ کو
 یوں ڈکاریں کیجئے مت پیٹ سہلانے کے بعد
 آپ سے بھی آگے آگے آپ کا یہ پیٹ ہے
 قابو رکھئے پیٹ پر اب ہر جگہ جانے کے بعد

ابھرے ہوئے پیٹ کو اگرچہ کچھ لوگ ”زینۃ العلماء“ بھی کہتے ہیں مگر مناسب یہی
 ہے کہ خوراک بالخصوص بسیار خوری پر قابو رکھیے ورنہ ایک وقت وہ بھی آئے گا کہ آپ خود اپنا
 وزن اٹھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔

بچوں کے لیے اچھی باتیں

از قلم: عزیزہ صبغہ سعادت الاعظمی

الحمد للہ کہ میری بچی عزیزہ صبغہ سعادت (عمر: ۹ سال) نے دوماہی ”افکار“ کے لیے یہ مختصر مضمون اپنے شوق سے لکھا ہے، یہ ان کے قلم سے لکھا پہلا مضمون ہے، جسے راقم نے نظر ثانی و اصلاح کے بعد بچی کی حوصلہ افزائی اور دوسرے بچوں کی ترغیب کے لئے اس شمارہ میں شامل کر دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیارے بچو! ہمیشہ آپ کو سچ بولنا چاہیے، کیوں کہ آپ کو جنت میں جانا ہے، ہمیں جنتی فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے پیچھے چلنا چاہیے، جنت میں پھول کھل رہے ہوں گے، جو مرضی وہ دکھاؤ، جو چاہیے وہ کرنا۔ اے ہمارے پیارے اللہ آپ ہمیں معاف کر دیجیے آپ ہمیں معاف کر دیجیے، ایک دن ہم سب کو جنت کی طرف جانا ہے۔

پیارے بچو! نیک بنو، قرآن پڑھو، نماز پڑھو، ماں باپ کا کہنا مانو، تم عزیز رہو گے، اگر آپ سبھی لوگ اپنے اپنے ماں باپ کا کہنا مانیں گے تو آپ جنت میں جائیں گے، یہ پیارے نبی نے ارشاد فرمایا ہے۔

قرآن شریف پڑھیے، کلمہ درود شریف اور قرآن کی سورہ یاد کیجیے، بچو! آپ سب بھی قرآن کی سورہ اور کلمہ درود شریف یاد کیجیے۔ آپ سبھی کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ قیامت کے دن داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال دیں گے۔ کیا آپ ان باتوں کو دل سے مانیں گے، کیا آپ سب ان باتوں پر عمل کریں گے؟

یہ سب باتیں سچی اچھی ہیں۔ قرآن میں ساری سچی باتیں ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں بہت کچھ بتایا، انھوں نے ہمیں اسلام بتایا، اسلام کی تعلیم پیش کی، ہمیں اسلام پر عمل کرنا چاہیے، تاکہ ہمیں دنیا و آخرت کی کامیابی ملے۔

افکار کی ڈاک

(قارئین "افکار" کے منتخب تبصرے)

(۱) پرچہ بہت معیاری ہے

ماشاء اللہ معیاری مضامین ہیں، ترتیب بھی بہتر ہے، بہت پسند آیا، میرے والد گرامی حفظہ اللہ پہلا شمارہ پڑھنے کے بعد اس سے بہت متاثر ہوئے اور کہا کہ پرچہ بہت معیاری ہے۔

امید ہے کہ اسی طرح مزید معیار بلند کرنے کی سعی ہوتی رہے گی اور اس کو مزید مقبولیت عطا ہوگی۔

اللہ آپ کی محنتوں کو قبول کرے اور امت میں اس کا نفع عام فرمائے۔ آمین

(۲) مجھے یہ رسالہ بہت پسند ہے

مجھے یہ رسالہ بہت پسند ہے، بوجہ اس کے کہ مختصر اور منتخب مضمولات کا حامل ہوتا ہے، نیز مدیر کے دینی و ملی فکر و جذبہ کا ترجمان، اور امت کی اصلاح کے لیے مشعلِ راہ، مستقل خریدار بن کر اس کے استقلال و استمرار کی راہیں ہموار کرنے کی ضرورت ہے۔

مبارک باد پیش ہے حبیبِ اعظمی صاحب زید مجدہم کو اس خدمت پر اور ڈھیر ساری دعاؤں کا تحفہ۔

خدا سلامت رکھے اور موانع کو دفع کرے۔ آمین

تبصرہ نگار: مولانا مفتی شاکر عمیر صاحب معرونی قاسمی مظاہری زید مجدہ

استاذ حدیث جامعہ مظہر العلوم بنارس

رسالہ ہر اعتبار سے عمدہ و بہترین ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ بخیر ہوں گے۔

آج آپ کا ارسال کردہ دوماہی رسالہ ”افکار“ جنوی فروری کا مطالعہ کیا، ماشاء اللہ رسالہ ہر اعتبار سے عمدہ اور بہترین ہے، مضامین و مقالات سے لے کر صفحات اور مضامین وغیرہ کی سینگ خوبصورت اور دیدہ زیب ہے، مدیر محترم اور انجمن اصلاح معاشرہ کے جملہ اراکین مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے علاقے میں علمی و دینی ماحول پیدا کرنے کے لیے ایک اہم قدم اٹھایا، اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس مراسلہ کا مقصد چند اہم چیزوں کی طرف توجہ دلانا ہے، جو مطالعہ کے دوران میرے ذہن میں آئیں، ممکن ہے کہ اس سے رسالہ کا کچھ فائدہ پہنچے، موجودہ شمارہ محض ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے، ممکن ہے کہ پہلا شمارہ ہو، اس لیے صفحات کی تعداد کم ہو، چوں کہ یہ دوماہی رسالہ ہے، اس لیے صفحات کم از کم ۵۰ ہوں، دوسری بات یہ ہے کہ رسالہ انجمن اصلاح معاشرہ ابراہیم پور کی جانب سے نکل رہا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ایسے مضامین وغیرہ شائع ہوں، جو انجمن کے مقاصد سے ہم آہنگ ہوں، دینی اصلاحی مضامین ہوں، بہت زیادہ علمی اور تحقیقی مضامین نہ ہوں اور چوں کہ اس کے مخاطب عام لوگ ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ عام اور سہل ہو، تاکہ ہر ایک آسانی سے سمجھ سکے، ادبی تحریریں، مشکل الفاظ اور بڑے بڑے جملوں پر مشتمل تحریرات کو نہ شائع کیا جائے۔

تیسری بات یہ ہے کہ رسالہ کو اس طرح گوشوں میں تقسیم کیا جائے کہ ہر ایک استفادہ کر سکے، مثلاً رسالہ میں ایک خاص گوشہ خواتین کے لیے ہو، ایک گوشہ بچوں کے لیے ہو، تاکہ ہر عمر اور مرد و خواتین دونوں رسالہ کے پڑھنے میں دل چسپی لیں، چوتھی بات یہ ہے کہ رسالہ میں ایک گوشہ ”مسئلہ مسائل“ کا ہو، جس میں عام زندگی میں پیش آنے والے مسائل کو آسان اور قابل فہم انداز میں پیش کیا جائے۔

میرے ذہن میں یہ چند باتیں تھیں جنہیں قلم بند کر دیا، ممکن ہے کہ اس سے کچھ فائدہ ہو جائے۔
تبصرہ نگار: مولانا عبدالعلیم قاسمی اعظمی سرانے میر، اعظم گڑھ

دعا سیہ کلمات

اللہ! اس رسالہ کو قبول فرما اور جس مقصد کے تحت اس رسالہ کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا گیا، اس میں کامیابی عطا فرما، اس کے ایڈیٹر اور معاونین کی محنت، جدوجہد اور خدمات کو قبول فرما۔ جزاکم اللہ خیر آفی الدارین

تبصرہ نگار: مولانا حسان ساجد صاحب اعظمی ریسرچ اسکالر ملیشیا اسلامک یونیورسٹی ملیشیا

افکار میں بیانات کی اشاعت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت حبیب بھائی!

میں آپ سے بات کرنے والا تھا، رمضان کی وجہ سے تاخیر ہوتی گئی، آج نوادہ گیا تھا آپ دکھے نہیں۔

در اصل ہم چند طلبہ والد محترم (مولانا ضیاء الدین صاحب) کے خطبات کو محفوظ کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، اس کے لیے یوٹیوب پر ایک چینل بنائے ہیں، اس پر تقریریں اپلوڈ کرتے ہیں، تقریباً ڈیڑھ درجن تقریریں نوٹ بھی ہو چکی ہیں، چند تقریریں ماہ نامہ ”الماس“ میں شائع بھی ہوئی ہیں، چونکہ الماس میں مولانا ضیاء الحق صاحب حاجی بابو کے بھی بیانات شائع ہوتے رہتے ہیں، ایک ہی رسالے میں دونوں حضرات کے بیانات شائع کرنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں۔

اس لیے میرے ذہن میں آیا کہ آپ سے بات کروں کہ آپ والد صاحب کے مضامین اپنے رسالہ (افکار یا پیغام شکر اللہ) میں شائع کریں، بیان قیمتی اور مؤثر ہوتا ہے۔

جواب کا منظر

راشد عمار بن مولانا ضیاء الدین صاحب خیر آبادی

افکار کو منتخب کیا گیا

مکرمی و محترمی مولانا حبیب الرحمن صاحب ابراہیم پوری، مدیر دوماہی افکار ابراہیم پور امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

میں محمود ضیاء بن مولانا ضیاء الحق صاحب خیر آبادی ہوں، اس خط کے ذریعہ آنجناب کی خدمت میں حاضری اس غرض سے ہو رہی ہے کہ چند دنوں قبل مولانا ضیاء الدین صاحب قاسمی ندوی کے صاحب زادے مولانا راشد عمار صاحب نے آپ سے مولانا ضیاء الدین صاحب کی تقاریر کو افکار میں شائع کرنے کے لیے کہا تھا، دراصل ہمارا ارادہ یہ ہے کہ والد محترم مولانا ضیاء الحق صاحب خیر آبادی اور مولانا ضیاء الدین صاحب کی تقاریر کو رسائل و جرائد میں شائع کرایا جائے، تاکہ ان کا فیض مزید عام ہو، والد محترم کی تقاریر کو شائع کرنے کے لیے ماہنامہ الماس کے ایڈیٹر مفتی شرف الدین عظیم صاحب قاسمی اعظمی سے بات کی گئی، مفتی صاحب نے بخوشی اجازت دے دی اور پابندی سے انہیں شائع کر رہے ہیں، مولانا ضیاء الدین صاحب کی تقاریر کو شائع کرانے کے لیے آپ کے زیر ادارت شائع ہونے والے دوماہی افکار کو منتخب کیا گیا، لیکن یہ بات بھی ہمارے پیش نظر ہے کہ افکار کے صفحات کم ہوتے ہیں اور اس کے مضامین بھی مختصر ہوتے ہیں، اس لیے سوچا گیا کہ ہم ہر دو ماہ میں پوری تقریر کمپوز کر کے آنجناب کی خدمت میں بھیج دیں گے، آپ اپنے رسالہ کے صفحات کی گنجائش کے اعتبار سے اس میں سے جتنا چاہیں شائع کر دیں گے اور جتنا چاہیں حذف کر دیں گے، بعد میں جب یہ تقاریر کبھی کتابی شکل میں شائع ہوں گی تو انہیں مکمل شامل کر دیا جائے گا، یہ تقریر جو اس سال کی ہے، ذی الحجہ کے پہلے عشرے کی فضیلت و اہمیت پر ہے، جو بالکل قریب آ رہا ہے، اسے دیکھ لیں اور اپنی رائے سے نوازیں، رسالہ میں شائع کرانے کے لیے اس کی ان تچ بھیجی پڑے گی یا یونیکوڈ؟؟، جواب سے مطلع فرمائیں، منتظر رہوں گا۔ والسلام۔

طالب دعا

محمود ضیاء بن مولانا ضیاء الحق صاحب خیر آبادی

۱۵ شوال ۱۴۴۴ھ